حدائق الحنفیہ | از مولوی فقیر محمد جہلمیؒ ۔ پتہ: مکتبہ حسن سہیل لمیٹڈ ۱۸۔ راحت مارکیٹ اردو بازار لاہور

امام اعظم ابوحنیفہؒ، آپ کے نامور تلامذہ اور ان کے متبعین نے فقہ اسلامی کی باقاعدہ تدوین، ترتیب اور تہذیب میں جس قدر کام کیا اس کی نظیر اور مثال کسی دوسرے ملک میں نہیں مل سکتی۔

امام اعظم ابوحنیفہ اور آپ کے تلامذہ کو اللہ تعالیٰ نے علم فقہ میں فضل و تقدم، فوق العادت، علم و بصیرت فہم و فراست اور حزم و احتیاط اور اخلاص وللہیت کی عظیم دولت سے نوازا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ دنیا کے کونے کونے سے آنے والے تشنگان علوم نبویہ کے لئے حنفی مکتب فکر کی عظیم درس گاہ مرجع بنی۔ ملت اسلامیہ کے اکثر اہل علم صاحب فضل و کمال یہیں سے فیض یاب ہوئے اور پھر ان ہی حضرات نے فقہ اسلامی کے اصول، فروعات اور جزئیات کی تشریح کی نئے پیش آمدہ مسائل کے فقہی حل تلاش کئے۔ نیز علمی و فقہی دنیا میں ایسے کارہائے نمایاں سرانجام دئے جن کی روشنی ہر دور میں دنیائے اسلام کو منور کرتی رہی۔

"حدائق الحنفیہ" آسمان علم و فضل کے انہی تابندہ ستاروں کی داستان حیات اور ان کے علمی و فقہی کارناموں کا تذکرہ ہے۔ جس میں امام اعظم ابوحنیفہؒ سے لے کر ۱۳۰۰ھ تک پوری دنیا کے ایک ہزار سے زائد ممتاز حنفی علماء و فقہاء کے حالات زندگی جمع کر دئے گئے ہیں۔

اس کتاب کو حضرت مولانا فقیر محمد جہلمی مرحوم نے آج سے سو برس قبل اس دور میں تصنیف کیا جب اردو تو کیا عربی میں بھی مطبوعہ لٹریچر کو برصغیر میں اتنا فروغ حاصل نہیں ہوا تھا اور اگر تھا تو ایسی مطبوعات یا مخطوطات اہل حق کی دسترس سے باہر تھا۔

کتاب کی اہمیت اور مستند ہونے کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ صاحب "نزہۃ الخواطر" علامہ عبدالحی الحسنی مرحوم نے اپنی تصنیف میں اس سے بھرپور استفادہ کیا ہے۔

ڈاکٹر خورشید احمد خان کے مفید حواشی نے کتاب کو مفید تر بنا دیا ہے۔ اردو میں اپنے موضوع پر منفرد کتاب ہے اور ہر طبقہ کے لئے یکساں مفید۔ (مولانا اخوندزادہ عبدالقیوم حقانی)

بقیہ صہ ۵۹ **حد قذف**

آخر میں گذارش ہے کہ شرعی احکام و حدود سے تلاعب اور مذاق درحقیقت خدا تعالیٰ کے غضب اور عذاب کو دعوت دینا ہے۔ عالم انسانیت کی پوری تاریخ اس پر گواہ ہے کہ جب بھی کسی قوم نے اسلامی شعائر و احکام سے استہزاء کیا تو وہ خدا تعالیٰ کی ایسی گرفت میں آتے اور ذلت و رسوائی سے دوچار ہوئے کہ مدتوں بھی نہ سنبھل سکے۔

آج جب کہ حکومت و عوام ہر دو کی یہی تمنا ہے کہ ملک میں اسلام نظام عدل و امان نافذ ہو تو پھر ایسے نظریات اور اس کے حامل افراد کو قطعاً اس کا موقعہ نہ دیا جائے کہ وہ ملک میں ایسا کھیل کھیلیں جس سے پورا ملک غضب الٰہی کی لپیٹ میں آجائے۔